اصطلاح الحکمۃ کے اطلاقات میں قرآنی اصطلاح التوسم: تفسیری مطالعہ

The Quranic Concept of Al-Tawassum in the Paradigms of Al-Hikmah: An Exegetical Study

***** ***Dr. Irfan Qaisar***

***** *Allama Iqbal Open University, Islamabad.*

KEYWORDS

Al-Hikma
Altawsum
Quranic Concept
Quranic Paradigm

ABSTRACT

Definite a wrong idea to decide about the terms mentioned in the Holy Quran that they are synonymous with each other or that this other term is one of the identical of the Quranic term. And keeping in view the context, each term has a special place and meaning. Although the same term has different meanings and connotations, there must be context. All the terms mentioned in the Holy Quran are neither synonyms nor have the same meaning. Each term has its own background and broad meaning and connotation. It is up to the deep study of the Quran to derive its meaning correctly in the light of exegetical study. The term Al-Hikma in the Holy Quran has a very broad meaning, in it there are some prominent terms of the Holy Quran which can be called under the Reflect of al-Hikma, the influence of al-Hikma, the parts of al-Hikma. We can say that there are certain terms that the presence of these attributes in a person can be said to be the result of Al-Hikma. One of these terms is the term al-Tawsim, which has been explained in detail in this article.

*Corresponding Author: Dr. Irfan Qaisar

تعارف

قرآن کریم کی اصطلاحات کا مطالعہ اور ان سے رغبت قرآنیات سے شغف رکھنے والوں کے لیے نہایت اہم ہے۔ ایک اصطلاح اگر ایک ہی بار استعمال ہوئی تو پھر بھی اپنے اندر علوم و معارف کے سمندر لیے ہوتی ہے چہ جائیکہ ایک اصطلاح مختلف مقامات پر مختلف معانی اور مفاہیم کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ ہم سابق میں یہ ذکر کر چکے ہیں کہ قرآن کریم میں مذکور کسی اصطلاح کا قرآن کریم میں کوئی مترادف نہیں ہے۔ یعنی ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ ایک اصطلاح کا جو معنی ہے اس کے اسی معانی میں کوئی اور اصطلاح قرآن کریم میں مذکور ہو۔ بلکہ قرآن کریم کا یہ اعجاز اور انفرادیت ہے کہ ہر اصطلاح چاہے وہ ایک ہی مقام پر ہو یا مختلف مقام پر ذکر کی گئی ہو، اپنا خاص مقام، خاص مفہوم رکھتی ہے۔ قریب المعنی اصطلاح کا مطلب یہ ہے کہ ایک اصطلاح کا جو مفہوم ہے اس کے قریب قریب اسی مفہوم میں دوسری اصطلاح بھی موجود ہے۔ لیکن وہ اصطلاح اِس کا مترادف نہیں ہے۔

مقالہ میں حکمت کے قریب المعنی قرآنی اصطلاح التوسم کو ثابت کرنی کی سعی کی گئی ہے۔ کہ التوسم میں ایسی صفات اور مفاہیم پوشیدہ ہیں کہ ان کو ظاہر کرنے سے یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ یہی معانی اور مفاہیم قرآن کریم کی اصطلاح حکمت کے اندر پوشیدہ ہیں۔ اور اصطلا حکمت کی حیثیت مرکزی اور کلی کی ہے اور التوسم اپنے معنی اور مفہوم کے اعتبار سے اس کی ایک جُز ہے۔

لغوی معنی

کلام عرب میں وسم کا معنی اثر کرنا' نشان ڈالنا کے ہیں، جب کہ سِمَۃ کا معنی اثر یا نشان کے ہیں۔ زین الدین عبد القادر لکھتے ہیں:

وَسَمَهُ مِنْ بَابِ وَعَدَ، وَ (سِمَةً) أَيْضًا إِذَا أَثَّرَ فِيهِ"(زین الدین:۱۹۹۹ء)

(و س م) وسم باب وَعَدَ یَعِدُ سے ہے وَسَمَ (سین کی زبر اور وسِمَ (سین کی زیر کے ساتھ) بھی مستعمل ہے اس کا معنی نشان اور اثر کے ہیں۔ اسی اعتبار سے اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایسے لوگ جو ظاہری طور پر علامتیں اور اثرات یا آثار دیکھ کر اس کی حقیقت تک رسائی حاصل کرنے والے ہوں، قرآن کریم نے ایسے لوگوں کو متوسّمین کا خطاب دیا ہے۔

اصطلاحی مفہوم

امام راغب لکھتے ہیں:

"سَمْتُ الشيءَ وَسْماً: إذا أثّرت فيه بِسِمَةٍ، قال تعالى: سِيماهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ "(اصفہانی:ن،د)

کلام عرب میں بطور محاورہ کہا جاتا ہے میں نے اس پر نشان لگایا، قرآن کریم میں ہے (ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگادیں گے)

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

"إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ "(الحجر:۷۵)

بے شک اس واقعہ میں اہل فراست کے لیے نشانیاں ہیں۔

مترجمین نے متوسم کا معنی ان مشہور و معروف الفاظ کے ساتھ کیا ہے:

بصیرت رکھنے والے، اہل فراست، اہل عقل ، دھیان رکھنے والے، حقیقت کو پہچاننے والے، عبرت حاصل کرنے والے، غور و فکر کرنے والے (رفیع الدین:ن،د)

امام ابن جریر الطبری نے المتوسمین کا معنی المتفرسین کیا ہے۔ آپ نے التوسم کا معنی الفراست درج ذیل تفسیری روایت سے کیا ہے:

"عن مجاهد، في قوله (إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ) قال: للمتفرّسين"(الطبری:ن،د)

تفسیر الطبری میں مجاہد بن جبیر (م ۱۰۳ھ) کی تفسیری روایات کی اپنی حیثیت اور مقام ہے۔

شیخ عبد العظیم زرقانی تفسیر الطبری میں مجاہد کی تفسیری روایات کے بارے میں لکھتے ہیں:

جمہور کے نزدیک یہ تفسیری روایات معتبر ہیں۔ مجاہد بن جبیر کے بارے میں سفیان ثوری کہتے ہیں: جب آپ کے پاس مجاہد کی تفسیر آجائے تو آپ کو وہی کافی ہے۔ قتادہ کہتے ہیں: موجودہ لوگوں میں تفسیر کے سب سے بڑے عالم مجاہد ہیں۔ ابنِ سعد کہتے ہیں: مجاہد ثقہ، فقیہ، عالم اور کثیر الحدیث تھے۔ ابن حبان کہتے ہیں: فقیہ، پرہیزگار، عابد اور متقن تھے۔ امام ذہبی ان کے حالات کے آخر میں ذکر کرتے ہیں۔ مجاہد کی امامت اور ان سے دلیل لینے کے معاملے میں امت کا اجماع ہے۔ سفیان ثوری کا یہ کہنا کہ "جب تمہارے پاس مجاہد کی تفسیر آجائے تو تمہیں کافی ہے۔ (زرقانی:ن،د)

اسی وجہ سے ہم نے التوسم کے معنی فراست کو حکمت کے اطلاقات میں سے ایک اطلاق کے طور پر ذکر کیا ہے۔

التوسم تفعل کے وزن پر الوسم سے ماخوذ ہے۔ اور اس سے مراد ایسی علامت ہے جس سے اس کے سوا مطلوب پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔ کہا جاتا ہے: توسمت فیہ الخیر (یہ تب کہا جاتا ہے) جب تو اس میں خیر اور بھلائی کی علامت دیکھ لے؛ اور اسی سے نبی کریم ﷺ کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے جو کو علامہ قرطبی نے اس طرح ذکر کیا ہے:

انی توسمت فیک الخیر أعرفه

والله يعلم أن ثابت البصر (قرطبی:ن،د)

بلاشبہ میں نے آپ میں خیر کی علامت دیکھی ہے میں اسے پہچانتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں صحیح البصر ہوں۔

جلال الدین سیوطی نے المتوسم کا معنی (هم المتفرسون) اہل فراست سے کیا ہے۔ وسم کا معنی معرفت اور پہچان کے ہیں، وسم کے قریب المعنی لفظ قرآن کریم میں (تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ) (تم انہیں ان کی صورت سے پہچان لوگے)، اسی طرح قرآن کریم میں ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے:

"سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ "(الفتح ۴۸/۲۹)

ان کی نشانی ان کے چہروں پر سجدوں کا اثر ہے۔

آپ توسم کے اصطلاحی مفہوم اس طرح بیان کرتے ہیں:

"أي للمعتبرين العارفين المتعظين، وهذا التَّوَسُّمُ هو الذي سمّاه قوم الزّكانةَ، وقوم الفراسة، وقوم الفطنة "

آثار و قرائن کی مدد سے کسی چیز کی حقیقت معلوم کرنا، اس کو علم فراست، علم زکانت اور علم فطانت بھی کہا جاتا ہے۔

" التوسم " وَسْمٌ، سِمَةٌ" سے باب تفعل کا اسم فاعل ہے۔ " وَسْمٌ" کا معنی نشان ہے، خصوصاً جو گرم لوہے کے ساتھ اونٹ یا گھوڑے پر لگایا جاتا ہے۔" مِيْسَمٌ" گرم کر کے نشان لگانے کا آلہ۔ نشانات کو دیکھ کر بات کی تہ تک پہنچنا" تَوَسَّم " کہلاتا ہے، یعنی غور و فکر کرنے والوں اور گہری نظر والوں کے لیے ان بستیوں میں عبرت کے بہت سے نشان موجود ہیں۔

قرآن کریم میں التوسم اور فراست کا تعلق

قرآن کریم میں مذکور متوسم کی اصطلاح سے مراد اہل فراست ہیں، توسم حکمت کے قریب المعنی قرآنی اصطلاح ہے، اس لیے اس اصطلاح مفہوم کی وضاحت علامہ قرطبی نے کی ہے:

" وذاك يكون بجودة القريحة وحدة الخاطر وصفاء الفكر. زاد غيره"

اور یہ صفت توسم و فراست (قوت) طبیعت اور مزاج کی عمدگی، دماغ کی تیزی اور صاف ستھری فکر سے حاصل ہوتی ہے۔

امام واحدی لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے متوسمین کا معنی (**لأهل الصلاح والخير**) اہل صلاح اور اہل خیر کے لیے لکھا ہے، مجاہد کے نزدیک شناخت کرنے والے۔ قتادہ کے نزدیک عبرت حاصل کرنے والے مراد ہیں، مقاتل کہتے ہیں متوسمین کا معنی غور کرنے والے ہیں۔

جار اللہ زمخشری لکھتے ہیں:

"وحقيقة المتوسمين النظار المتثبتون في نظرهم حتى يعرفوا حقيقة سمة الشيء. يقال: توسمت في فلان كذا، أى عرفت"(زمخشری:ن،د)

متوسمین سے مراد ایسے لوگ ہیں جو اشیاء کی معرفت اور حقیقت کو پہچاننے والے ہیں حتی کہ یہ دیکھ کر ہی جان لیتے ہیں کہ اس کا باطن اور اس کی حقیقت کیا ہے۔

ابن عطیہ لکھتے ہیں:

"فالمتوسم هو الذي ينظر في وسم المعنى فيستدل به على المعنى"(ابن عطیہ:ن،د)

توسم سے مراد انسانی زندگی پر اثرانداز ہونے والے عوامل اور اسباب ہیں، جیسے سکون، طمانیت قلب، معاشی طور پر انسان کو پریشانیوں سے محفوظ رہنا وغیرہ۔

محمود نسفی اپنی تفسیر میں متوسمین کا معنی لکھتے ہیں:

" للمتفرسين المتأملين كأنهم يعرفون باطن الشيء بسمة ظاهرة "(نسفی:ن،د)

ظاہری علامات سے اندرونی نتائج معلوم کرنے غور کرنے والوں کیلئے۔ گویا کہ وہ ظاہر علامت سے ان چیزوں کے باطن کو پہچان لیتے ہیں۔

مفسرین کی آراء سے واضح ہوتا ہے کہ قرآنی اصطلاح (**التوسم**) کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز کی حقیقت اور اس کے معانی تک نظر کرنا، آیت کریمہ میں اصطلاح توسم سے مراد یہ ہے کہ جن قوموں کو تباہ و برباد کیا گیا ان کے حال باریک بین اور حقیقت شناس آدمی کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے اس لیے کہ اس کی نظر ظاہر پر نہیں بلکہ نتیجہ، باطن، حقیقت اور اس منظر یا مسئلے کی تہہ تک ہوتی ہے۔

متوسمین کا معنی اہل فراست ہیں، حکمت اور فراست قریب المعنی ہیں۔ قرآنی اصطلاح الحکمۃ کا معنی عقل، دانش مندی، سلیقہ مندی، فہم اور سمجھ بوجھ کے ہیں جب کہ فراست بھی ایسی خوبی، کمال اور ملکہ کو کہا جاتا ہے جو کثرت تجربات اور علم کی کمال مہارت کے بعد حاصل ہو جاتا ہے، یہ ایسی نظر ہوتی جس کے بعد انسان بآسانی صحیح فکر کے ذریعے صحیح اور درست نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور حکمت بھی اسی خوبی اور صفت کا نام ہے لہٰذا متوسم بھی حکمت کی قریب المعنی قرآنی اصطلاح ثابت ہوئی۔

ارشاد ربانی ہے:

"لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ "(البقرہ:۲۷۳)

خیرات) ان فقرا کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں (کسب معاش سے) روک دیئے گئے ہیں وہ (امور دین میں ہمہ وقت مشغول رہنے کے باعث) زمین میں چل پھر بھی نہیں سکتے ان کے (زُہداً) طمع سے باز رہنے کے باعث نادان (جو ان کے حال سے بے خبر ہے) انہیں مالدار سمجھے ہوئے ہے، تم انہیں ان کی صورت سے پہچان لوگے، وہ لوگوں سے بالکل سوال ہی نہیں کرتے کہ کہیں (مخلوق کے سامنے) گڑ گڑانا نہ پڑے، اور تم جو مال بھی خرچ کرو تو بیشک اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

وھبہ زحیلی (بِسِيمَاهُمْ) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

تَعْرِفُهُمْ بِسِيماهُمْ أي علامتهم، والتّعرّف عليهم يحتاج إلى فراسة المؤمن ، وخبرة المجرّب، وحنكة ذوي البصيرة والعقل، وربما لا يكون ذلك دليلا مقنعا"(زحیلی:ن،د)

وہ ان کے چہرے کی علامات سے پہچان لیتے ہیں، ایسی معرفت کا تعلق مؤمن کی فراست کے ساتھ ہے، اس کے ماہرانہ تجربات، اس کی عقل و بصیرت اور اس کے ارد گرد سے ذہن میں اُٹھنے والے سوالات اس کی اس فراست کے ذرائع ہیں، کبھی وہ ظاہری چال ڈھال سے بھی حقیقت تک پہنچ سکتا ہے، اور کبھی اس کی فراست میں کوئی چیز دال نہیں ہوتی (پھر بھی حقیقت حال تک پہنچ جاتا ہے)

ایک اور مقام پر مؤمن کی فراست کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

"وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ"(محمد:۳۰)

اور اگر ہم چاہیں تو آپ کو بلاشبہ وہ (منافق) لوگ (اس طرح) دکھا دیں کہ آپ انہیں ان کے چہروں کی علامت سے ہی پہچان لیں، اور (اسی طرح) یقیناً آپ ان کے انداز کلام سے بھی انہیں پہچان لیں گے، اور اللہ تمہارے سب اعمال کو (خوب) جانتا ہے۔

ابن عاشور نے (فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ) کی تفسیر کو فراست اور توسم کے مفہوم کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

"**ولكون هذه الآيات آيات فراسة وتوسم**"(ابن عاشور)

آیت کریمہ میں یہ نشانیاں اہل فراست اور اہل توسم کی ہیں۔ اس طرح کی آیات توسم اور فراست پر دلالت کرتی ہیں۔

قاضی ثناء اللہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

يعنى الناظرين فى ظواهر الأشياء وسماتها حتّى يتفرسوا بواطنها بسمات ظواهرها"(ثناء اللہ:ن،د)

یعنی متوسمین اور اہل فراست سے مراد وہ لوگ ظاہری علامات و آثار کو دیکھ کر اندرونی نتائج و معانی کی شناخت کرنے والے ہیں۔

تفسیر ماجدی میں ہے: وسم و توسم کے معنی فراست و فہم کے ہیں۔

صوفی عبد الرحمن سواتی اپنی تفسیر میں زیر مطالعہ آیت کی ضمن میں لکھتے ہیں:

توسم کا معنی تاڑنا، دیکھنا، دھیان کرنا اور غور کرنا ہے، اصل میں یہ لفظ کسی علامت کے مشاہدے کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور یہاں پر فراست کے معنوں میں آیا ہے ، فراست ایک قسم کی دانائی اور زیرکی کا نام ہے جس کے ذریعے غور وفکر کرنے سے انسان کو بعض چیزیں معلوم ہو جاتی ہیں۔(عبد الماجد: ن، د)

تفسیر عثمانی میں علامہ شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

متوسم "اصل میں اس شخص کو کہتے ہیں جو بعض ظاہری علامات و قرائن دیکھ کر محض فراست سے کسی پوشیدہ بات کا پتہ لگالے۔ حدیث میں ہے "اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللہِ" بعض روایات میں" وَبِتَوْفِیْقِ اللہِ"کی زیادت ہے، یعنی مومن کی فراست سے ڈرتے رہو، وہ خدا تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے نور توفیق سے دیکھتا ہے۔ شاید "کشف "اور " فراست "میں بقول امیر عبد الرحمن خاں مرحوم اتنا ہی فرق ہو جتنا ٹیلیفون اور ٹیلیگراف میں ہوتا ہے۔ امین احسن اصلاحی نے متوسم کا معنی حکمت کے قریب المعنی کے طور پر ذکر کیا ہے، آپ لکھتے ہیں:'توسم ' کے معنی بھانپنے تاڑنے اور کسی عبرت انگیز چیز سے درس عبرت حاصل کرنے کے ہیں:

ڈاکٹر اسرار احمد لکھتے ہیں:

"متوسمین" سے مراد وہ لوگ ہیں جو آیات آفاقیہ' آیات تاریخیہ' آیات انفسیہ یا آیات قرآنیہ کے ذریعے سے حقیقت کو جاننا اور پہچاننا چاہیں۔ اسم (اصل مادہ" س م و"ہے۔ الف اس کے حروف اصلیہ میں سے نہیں ہے) کے معنی علامت کے ہیں۔ اردو میں لفظ" اسم "کو نام کے مترادف کے طور پر جانا جاتا ہے' اس لیے کہ کسی چیز یا شخص کا نام بھی ایک علامت کا کام دیتا ہے جس سے اس کی پہچان ہوتی ہے۔ لہٰذا جو اصحاب بصیرت علامتوں سے متوسم (باب تفعل) ہوتے ہیں' ان کے لیے ایسے واقعات میں سامان عبرت موجود ہے۔(اسرار احمد: ن، د)

عبد الرحمن السعدی اپنی تفسیر میں زیر مطالعہ آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

الذين لهم فكر وروية وفراسة، يفهمون بها ما أريد بذلك.

وہ لوگ جو فکر ورائے اور فراست کے مالک ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ان (نشانیوں) سے کیا مراد ہے؟(عبد الرحمن: ن، د)

ایک مفسر نے لکھا ہے کہ ظاہری شناخت اور علامات دیکھ کر اندرونی نتائج کی شناخت کرنے والوں کو متوسمین کہا جاتا ہے۔

امام ترمذی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہا سے روایت نقل فرمائی ہے:

"عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ، فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ »ثُمَّ قَرَأَ{ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ }قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ{ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ"(ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله**(تم مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ان فی ذلک لایت للمتوسمین ترمذی نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور بعض اہل علم نے یہ حدیث مبارکہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں بیان فرمائی ہے" **إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ** "

حدیث مبارکہ میں ہے:

عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " إن لله عبادا يعرفون الناس بالتوسم "(الہیثمی)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جو لوگوں کو علامت اور نشانی سے پہچان لیتے ہیں۔

خلاصہ

زیر نظر مقالہ میں تفسیر کے مستند مآخذ اور قدیم وجدید تفسیری آراء کے مطالعہ سے محقق اس نتیجے تک پہنچا ہے کہ قرآن کریم کی اصطلاح **التوسم** اصطلاح قرآنی حکمت کا ہی اطلاق اور اس کی جز ہے۔ اگرچہ **التوسم** کا اپنا وسیع معنی اور مفہوم ہے۔ لیکن اس میں موجود صفات وہی ہیں جو صاحب حکمت میں پائی جاتی ہیں۔ اس لیے کہ درج بالا تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ **التوسم** کا معنی تصدیق اور غور وفکر کرنے کا ہے۔ یہ صفت سکون، دماغ کی تیز ،سوچ کی پاکیزگی، دنیاوی خشو وزائد سے دل کو پاک کرنے اور اس کو گناہ کی گندگی سے پاک کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور حکمت حاصل کرنے کی بھی یہی ذرائع ہیں۔ لہٰذا ہم یہ لکھنے میں حق بجانب ہیں کہ قرآنی اصطلاح الحکمۃ کے قرآنی اطلاقات میں سے ایک اطلاق **التوسم** بھی ہے۔ اس طرح مفہوم کے اعتبار سے یہ اصطلاح بھی (الحکمۃ) کے قریب المعنی اصطلاح ثابت ہوتی ہے۔ یہ قوت اور صلاحیت حکمت کی ایک جز ہے۔

حواشی وحوالہ جات

القرآن الکریم

Al-Quran al-Karim

ابن عاشور، م. (د.ت.) . **التحریر والتنویر** . الدار التونسیة للنشر

Ibn Ashur, M. (n.d.). *Al-Tahrir wa al-Tanwir*. Al-Dar al-Tunisiyya lil-Nashr.

ابن عطیہ، ع. (د.ت.) . **المحرر الوجیز** . دار الکتب العلمیة .

Ibn Atiyyah, A. (n.d.). *Al-Muharrar al-Wajiz*. Dar al-Kutub al-Ilmiyya.

اسرار احمد. (د.ت.) . **بیان القرآن** . انجمن خدام القرآن .

Israr Ahmad. (n.d.). Bayan al-Quran. Anjuman Khudam al-Quran.

اصفہانی، ر. (د.ت.) . **المفردات فی غریب القرآن** . دار المعرفة.

Asfahani, R. (n.d.). *Al-Mufradat fi Gharib al-Quran*. Dar al-Marifa.

پانی پتی، ث. (د.ت.) . **التفسیر المظہری** . مکتبة رشیدیة .

Panipati, T. (n.d.). *Al-Tafsir al-Mazhari*. Maktaba Rashidiyya.

ترمذی، م. (د.ت.) . **سنن الترمذی** . دار إحیاء التراث العربي .

Tirmidhi, M. (n.d.). *Sunan al-Tirmidhi*. Dar Ihya al-Turath al-Arabi.

دریا آبادی، ع. (د.ت.) . **تفسیر ماجدی** . دار الاشاعت .

Darya Abadi, A. (n.d.). *Tafsir Majidi*. Dar al-Ishaat.

زحیلی، و. (د.ت.) . **التفسیر المنیر** . دار الفکر المعاصر .

Zuhaili, W. (n.d.). *Al-Tafsir al-Munir*. Dar al-Fikr al-Muasir.

. دار الکتاب العربي . **مناہل العرفان فی علوم القرآن** . زرقانی، م. (د.ت.)

Zarqani, M. (n.d.). *Manahil al-Irfan fi Ulum al-Quran*. Dar al-Kitab al-Arabi.

. دار الکتاب العربي . **الکشاف** . زمخشری، ج. (د.ت.)

Zamakhshari, J. (n.d.). *Al-Kashshaf*. Dar al-Kitab al-Arabi.

. المکتبة العصریة . **مختار الصحاح** . (1999) . زین الدین، ع

Zainuddin, A. (1999). *Mukhtar al-Sihah*. Al-Maktaba al-Asriyya.

. مؤسسة الرسالة . **تیسیر الکریم الرحمن** . سعدی، ع. (د.ت.)

Al-Sadi, A. (n.d.). *Taysir al-Karim al-Rahman*. Muassasat al-Risala.

سواتی، ع. (د.ت.) . **معالم العرفان فی دروس القرآن** . دار الکتب العلمیة .

Swati, A. (n.d.). *Maalim al-Irfan fi Durus al-Quran*. Dar al-Kutub al-Ilmiyya.

سیوطی، ج. (د.ت.) . **الدر المنثور** . دار الفکر.

Suyuti, J. (n.d.). *Al-Durr al-Manthur*. Dar al-Fikr.

طبری، م. (د.ت.) . **جامع البیان** . مؤسسة الرسالة.

Tabari, M. (n.d.). *Jami al-Bayan*. Muassasat al-Risala.

قرطبی،م.(د.ت.) . **الجامع لأحكام القرآن** . دار الکتب المصریۃ.
Qurtubi, M. (n.d.). *Al-Jami li-Ahkam al-Quran*. Dar al-Kutub al-Misriyya.
نسفی،ع.(د.ت.) . **مدارک التنزیل** . دار الکلم الطیب.
Nasafi, A. (n.d.). *Madarik al-Tanzil*. Dar al-Kalim al-Tayyib.
واحدی،ع.(د.ت.) . **التفسیر الوسیط** . دار الکتب العلمیۃ .
Wahidi, A. (n.d.). *Al-Tafsir al-Wasit*. Dar al-Kutub al-Ilmiyya.